

146364 - زکاة کی رقم سے غریب میت کی تہیز و تکفین

سوال

سوال: کچھ خیراتی ادارے زکاة کی مد سے کفن خرید کر رکھتے ہیں، اور اگر کوئی میت غریب ہونے کی وجہ سے تہیز و تکفین کے اخراجات برداشت نہ کر سکتی ہو تو یہ ادارہ زکاة کی مد سے اس کی تہیز و تکفین کا انتظام کر دیتا ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

پہلے سوال نمبر: (44039) میں ہے کہ اگر میت کچھ مال چھوڑ کر فوت ہو تو سب سے پہلے اس کی تہیز و تکفین اسی کے مال سے ہوگی، اور اگر مال نہ ہو تو جس کے ذمہ میت کا خرچہ فرض تھا (والد، بیٹا، خاوند وغیرہ) تو وہ اس کی تہیز و تکفین کے اخراجات برداشت کریگا، اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پھر بیت المال میں سے اخراجات ادا کیے جائیں گے، بصورت دیگر تمام مسلمان خود سے اس کی تہیز و تکفین کے اخراجات ادا کریں گے۔

چنانچہ میت کی تہیز و تکفین کیلئے زکاة کی رقم صرف کرنا جائز نہیں ہے، چاہے میت غریب ہی کیوں نہ ہو۔

اس بارے میں بہوتی رحمہ اللہ "کشف القناع" (2/271) میں کہتے ہیں:

"زکاة کے مستحقین کی آٹھ اقسام ہیں، چنانچہ ان کے علاوہ کہیں اور زکاة خرچ کرنا درست نہیں ہے، مثال کے طور پر مساجد کی تعمیر۔۔۔ مردوں کی تہیز و تکفین، اوقاف، اور دیگر رفاہی امور۔۔۔" انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"زکاة کی رقم مساجد کی تعمیر، سٹرک بنانا، یا مردوں کی تہیز و تکفین میں خرچ کرنا بالکل بھی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زکاة کے مصارف ذکر کرتے ہوئے "انما" کیساتھ انہیں مخصوص و معین کر دیا ہے، جس کا تقاضا ہے کہ دیگر تمام مصارف کی نفی ہو" انتہی
ماخوذ از: "کتاب الکافی"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

"ابن قدامہ رحمہ اللہ کا استدلال بہت قوی اور صحیح ہے، اور مخالفین کا (وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ) میں تمام نیکی کے کام شامل کرنا صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ ان کا یہ کہنا کہ یہاں "سَبِيلِ اللَّهِ" سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی راہ میں ہو، تو یہ بات درج ذیل وجوہات کی بنا پر غلط ہے:

پہلی بات: اللہ تعالیٰ نے "سَبِيلِ اللَّهِ" کا ذکر تمام اشیاء کے درمیان میں فرمایا ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ "سَبِيلِ اللَّهِ" کا ذکر ابتدا میں فرماتے تو ہم کہتے کہ ایک ہی شے کو پہلے عام پھر خاص ذکر کیا ہے، اور اگر آخر میں اس کا ذکر ہوتا تو ہم کہتے کہ اسی کو خاص کے بعد عام ذکر کیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آٹھ چیزوں کے درمیان میں ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ "سَبِيلِ اللَّهِ" کوئی علیحدہ سے متعین شے ہے، نہ کہ ہر شے کو شامل ہے، اور وہ شے جہاد ہے۔

دوسری بات: اگر ہم یہ کہیں کہ "سَبِيلِ اللَّهِ" سے مراد ہر نیکی کا کام ہے تو پھر ابتداء میں "إنما" لا کر محصور و معین کرنے کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہ جاتا، چنانچہ صحیح بات یہی ہے جو مؤلف نے ذکر کی ہے۔" انتہی

"شرح الکافی" از شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ

واللہ اعلم.